

## 81778- لاڑی اور شراب اور خزیر فروخت کرنے والی دوکان پر ملازمت کا حکم

سوال

میں نوجوان اور امریکہ میں رہائش پذیر ہوں، اور دو ماہ سے حلال اور شرعی کام تلاش کر رہا ہوں، لیکن جو عرب لوگ اس شہر میں رہائش پذیر ہیں وہ یا تو خزیر اور یا پھر شراب فروخت کرتے ہیں، اور اس وقت میرا کسی دوسرے شہر میں جانا ممکن نہیں، کیونکہ میری بیوی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے، کیا اس حالت میں خزیر فروخت کرنے والے ہوٹل میں ملازمت کرنا حرام ہے؟

ایک دوسرے شہر جو کہ تقریباً میں میل دور ہے میں مجھے ایک سپر مارکیٹ پر ملازمت ملی ہے جہاں لاڑی کی پرچیاں فروخت ہوتی ہیں اور مجھے مجبوراً آدھی رات وہاں سے واپس آنماڑتا ہے، کیونکہ میری بیوی اور بیٹی اکیلی ہے، اور موسم سرما کا آغاز ہو چکا ہے اس وجہ سے درجہ حرارت صفر سے بھی کم ہوتا ہے، برف اور دھنڈ کی بنا پر راستہ بھی نظرناک ہوتا ہے، تو کیا لاڑی کی پرچیاں فروخت کرنے والی دوکان پر ملازمت کرنا حرام ہے؟

اور اس حالت میں میرا اپنے شہر میں خزیر فروخت کرنے والے ہوٹل پر ملازمت کرنا افضل ہے یا کہ دوسرے شہر میں لاڑی فروخت کرنے والی دوکان پر ملازمت کرنا؟

پسندیدہ جواب

میرے سائل بھائی میں یہ گمان نہیں کرتا کہ آپ ہم سے دو عظیم اور بڑے گناہوں کے مابین تفاضل چاہتے ہیں، ایک لاڑی کے ذریعہ قمار بازی اور جوے کا گناہ جسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب کی درج ذیل آیات میں حرام کیا ہے، اور اس سے منع کیا ہے، اور یہ آیا قیامت تک تلاوت کی جاتی رہیگی:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب، جو اور قہان اور فال نکالنے کے پانے کے تیریہ سب گندی یا میں اور شیطانی عمل ہیں، تم اس سے اجتناب کروتا کہ تم کامیاب ہو سکو، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور قماری بازی کے ذریعہ تمہارے مابین بعض وحداوت پیدا کر دے، اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے، تو کیا تم اب بھی باز آ جاؤ؟﴾. (الآنہ 90-91).

اور خزیر کا گوشت یا شراب فروخت کرنے کے گناہ میں افضلیت کو بیان کرنے طلب کرتے ہو جسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

کیا مسلمان شخص اس پر راضی ہو سکتا ہے کہ وہ کسی بھی حالت میں ان کبیرہ گناہوں میں سے کسی کو اختیار کرے؟! اور کیا یہی وہ زندگی ہے جس کے لیے وہ کوشش کر رہا ہے اور اس کی نعمت حاصل کر رہا ہے؟!

میرے سائل بھائی میں آپ کو ایسا نیا ہل نہیں کرتا، کیونکہ آپ مسلمان ہیں اور اپنے اسلام کی بناء پر عزیز و کریم ہیں، اور قوی الایمان ہیں کہ آپ اس پر راضی ہو جائیں کہ اس عظیم بری اور خبیث چیز کو فروخت کرنے لگیں، جس نے ساری زمین کو فتنہ و فساد اور ظلم و برانی سے بھر دیا ہے، کیونکہ شراب ام الجناح یعنی سب برائیوں کی جڑ ہے، اور قمار بازی و جو لوگوں کا باطل طریقہ سے مال کھانا ہے، اور خزیر کو تو اللہ تعالیٰ قطعی حرام کیا ہے۔

بلکہ ان اشیا کی حرمت تو شریعت اسلامیہ کی سب سے بڑی نشانی اور معالم ہیں، اس لیے کسی بھی مسلمان شخص کے لائق نہیں کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے غمین و غصب کو دعوت دینے والی چیز فروخت کرے۔

جب ہاں مسلمان شخص کے لیے کسی بھی حالت میں لوگوں کو برائی فروخت کرنی جائز نہیں، چاہے وہ کوئی غیر مسلم شخص ہی ہو؛ کیونکہ اس طرح وہ گناہ نشر کرنے میں شریک ہو گا، اور اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی اور اس کے حکم کی مخالفت کرنے میں معاون ہے گا۔

ہماری اس ویب سائٹ پر بہت زیادہ ایسے فتاویٰ جات موجود ہیں جو اس مسئلہ کو بیان اور اس کی وضاحت کرتے ہیں، اور حرام اشیاء کی فروخت میں شرکت کی حرمت کا فیصلہ کرتے ہیں، چاہے وہ کسی غیر مسلم شخص کو ہی فروخت کیا جائے، اس لیے آپ سوال نمبر (40651) اور (1830) کے جوابات کا مطالعہ کریں۔

اور اگر آپ ضرور اس ملک میں رہنا چاہتے ہیں تو آپ اس دوکان کے مالک سے اس پر متفق ہو سکتے ہیں کہ آپ لائزی اور قماری بازی کی پرچیاں فروخت نہیں کریں گے، اور باقی مباح اشیاء فروخت کرنا بھی کافی ہیں۔

ہمارے فاضل بھائی آپ اس حالت یعنی ان حرام کاموں کو کرنے کی سوچ تک اس لیے پہنچے ہیں کہ آپ کفار کے مابین رہتے ہیں، اور وہاں رہنے والے اکثر لوگوں کی حالت بھی یہی ہے، اور یہ ان کفار مالک میں رہائش اختیار کرنے کا بھی نتیجہ ہے جو مسلمان مالک سے دور ہیں؛ کیونکہ کفار کا معاشرہ کسی حدود اور اصول کا پابند نہیں، اور نہ ہی وہ اللہ تعالیٰ کے کسی حکم اور نہ ہی کی کسی مانع نہ کا خیال رکھتا ہے۔

لیکن مسلمان معاشرے میں (الحمد للہ) بہت حد تک اللہ تعالیٰ کی حدود کی پابندی ہوتی ہے، اس لیے ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ ہماری اس ویب سائٹ پر کفار مالک میں رہنے اور بودو باش اختیار کرنے کے لیے فتاویٰ جات کا مطالعہ کریں اور درج ذیل سوالات کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

سوال نمبر (13363) اور (27211)۔

ہمارے سائل بھائی آپ یہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کے لیے دنیا و آخرت کا بہترین خزانہ اور باقی رہنے والی چیز ہے، یہ دنیا میں بندے کے لیے حصول رزق کا ذریعہ ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اُو اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتوں کے خزانے کھول دیتے، لیکن انہوں نے تکذیب کی اور جھٹلایا تو ہم نے ان کے اعمال کی بن پرانہیں پھٹلایا﴾۔ الاعراف (96)۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اُور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس کو ہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جاتا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے کام کو پورا کرنے والا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر لکا ہے﴾۔ الطلاق (2-3)۔

اور آخرت میں یہ چیز گناہوں کا کفارہ ہے اور معصیت کو مٹا دالی ہے، اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچاؤ کا باعث ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

۔ (اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا تقتوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے، اور اسے اجر عظیم سے نوازتا ہے)۔ الطلاق (5)۔

اور پھر دنیا تو چند اور محدود نوں کی ہے، اور موت قریب ہی آنے والی ہے، کسی بھی شخص کو یہ معلوم نہیں کہ آیا آج فرشتے اس کی روح قبض کریں گے یا کل؛

جس شخص کی روح حرام اشیاء فروخت کرتے ہوئے قبض ہو تو اس کی حالت کیا ہو گی نہ تو اس نے نصیحت سنی اور نہ ہی اس نے یاد دہانی کی طرف توجہ دی؟!

میرے سائل بھائی میرا تو گمان یہی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے اور اس کی سزا کا خوف رکھنے والے ہیں، اور آپ کبھی بھی راضی نہیں کہ آپ کی حالت ایسی ہو، یہ یاد رکھیں کہ صبر و تحمل کا میابی اور تنگی سے فراغی کی راہ اور بخی ہے، اس لیے آپ کوئی حلال اور پاکیزہ کام تلاش کرنے کی کوشش کریں، اس کفریہ ملک میں رہنے کے متعلق اپنے دل سے مشورہ کریں اور سوچیں کہ کیا یہ صحیح ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو ہدایت نصیب فرمائے، اور حلت و خیر اور بخلائی کی توفیت نصیب کرے۔

واللہ اعلم۔